بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/ اکتوبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

گذشتہ خطبے میں حضرت عمرؓ کی شہادت کے ضمن میں حضرت عبید اللہ بن عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے باہمی الجھاؤ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں مزید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جب ان دونوں کا الجھاؤ ہوا تب حضرت عثمانؓ ابھی مسندِ خلافت پر فائز نہیں ہوئے تھے۔ پہلے پہل تو حضرت عبید اللہ بن عمرؓ کا ارادہ تھا کہ وہ مدینے میں موجود تمام قیدیوں اور غلاموں کو قتل کردیں لیکن مہاجرین صحابہ کے سمجھانے پر وہ اپنے اس ارادے سے رُک گئے۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ منتخب ہوگئے تو عبید اللہ بن عمر کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت علیؓ نے عبید اللہ کے قتل کا مشورہ دیا تاہم دیگر صحابہ نے اس مشورے کے برخلاف رائے دی اور کہا کہ کل حضرت عمرؓ قتل ہوئے ہیں اور آج ان کا بیٹا قتل کردیا جائے یہ ناقابلِ برداشت شدّت اور سختی ہے۔ اس صورتِ حال میں حضرت عثمانؓ نے اپنے مال سے مقتولین کا خون بہا ادا کیا۔

تاریخ طبری کے مطابق حضرت عثمانؓ نے قصاص کے طور پر عبید اللہ کو ہرمزان کے بیٹے کے سپرد کردیا تھا۔ جب وہ عبید اللہ کو قتل کرنے کے لیے لے جانے لگا تو لوگوں نے بار بار اس سے عبید اللہ کو چھوڑ دینے کی درخواست کی۔ جس پر ہرمزان کے بیٹے نے خدا اور ان لوگوں کی خاطر عبید اللہ کو چھوڑ دیا۔ کیا مقتول معاہد کافر کے بدلے میں مسلمان قاتل کو سزا دی جاسکتی ہے، اس مسئلے کے حل کے لیے حضرت مصلح موعودؓ نے اس واقعے کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ثابت ہے کہ صحابہ کا طریق عمل یہی تھا کہ وہ غیر مسلم کے مسلم قاتل کو سزائے قتل دیتے تھے۔

حضرت عمرؓ کے الحاح اور عجز وانکسار کا یہ حال تھا کہ آپؓ نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو کہا کہ میرے کفن میں میانہ روی سے کام لینا اگر اللہ کے پاس میرے لئے خیر ہوگی تو مجھے اس سے اچھے لباس سے بدل دے گا اگر میں اس کے سوا ہوں گا تو مجھ سے چھین لے گا اور چھیننے میں تیزی کرے گا اور یہ بھی کہ میری قبر کے متعلق بھی میانہ روی سے کام لینا۔ اگر اللہ کے

پاس میرے لئے اس میں خیر ہے تو اس کو اتنا وسیع کر دے گا جہاں تک میری نظر جائے گی اور اگر میں اس کے سوا ہوا تو وہ اسے مجھ پر تنگ کر دے گا کہ میری پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اور پھر میرے جنازے کے ساتھ کسی عورت کو نہ لے کر جانا۔ میری ایسی تعریف نہ بیان کرنا جو مجھ میں نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے زیادہ جانتا ہے اور جب تم مجھے لے جانے لگو تو چلنے میں جلدی کرنا۔ اگر میرے لئے اللہ کے پاس خیر ہے تو تم مجھے اس چیز کی طرف بھیجتے ہو جو میرے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر اس کے سوا ہو تو تم اپنی گردن سے اس شر کو ٹال دو گے جو تم اٹھائے ہوئے ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ حضرت عمر نے وصیت کی تھی کہ مجھے مسک یعنی کستوری وغیرہ سے غسل نہ دینا۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جیسا انسان جنہوں نے اپنی ساری عمر ہی ملت اسلامیہ کے غم اور فکر میں بھلا دی۔ جنہوں نے ہر موقع پر اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کی گو عمل کے لحاظ سے ان کی قربانیاں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیوں تک نہ پہنچی لیکن ارادہ اور نیت کے لحاظ سے سب کی برابر تھیں۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور انہوں نے کہا خدا تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر برکت کرے میں نے کئی دفعہ کوشش کی کہ ان سے بڑھ جاؤں مگر کبھی کامیاب نہ ہوا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال لاؤ تو میں اپنا نصف مال لے گیا اور خیال کیا کہ آج میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ جاؤں گا مگر ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے وہاں پہنچے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ ان سے رشتہ بھی تھا اور جانتے تھے کہ انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا ہو گا اس لئے آپ دریافت فرما رہے تھے کہ ابو بکر گھر میں کیا چھوڑا۔ انہوں نے کہا گھر میں خدا اور رسول کا نام چھوڑا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ روتے اور فرماتے اس وقت بھی میں ان سے نہ بڑھ سکا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یہ ان کی قربانیاں تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے بھی دیتے رہتے تھے لیکن جب خاص موقع آیا تو سب کچھ لا کر رکھ دیا۔ ایک طرف تو یہ لوگ تھے اور ایک طرف وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے مال کے دسویں حصہ کی قربانی کا بھی موقع نہیں ملتا اور کہتے ہیں ہم لٹ گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب فوت ہونے لگے تو بار بار ان کی آنکھیں پر نم ہو جاتیں اور کہتے خدایا میں کسی انعام کا مستحق نہیں ہوں میں تو صرف یہی چاہتا ہوں کہ سزا سے بچ جاؤں۔

حضرت عمرؓ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی اور آپ کو قبر میں اتارنے والوں میں حضرت عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، حضرت علیؓ، عبد الرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہؓ اور بعض دیگر جیّد صحابہ شامل تھے۔ بوقتِ وفات آپؓ کی عمر مختلف روایات میں ترپن سے لے کر پینسٹھ برس تک بیان کی گئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ صلحا کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔ جو شخص بکمال شوق اللہ کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے تو وہ اسے ضائع نہیں کرتا۔ ابو بکر اور عمر کے صدق و خلوص کی کیا بلند شان ہے کہ وہ دونوں ایسے مبارک مدفن میں دفن ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو بصد شوق وہاں دفن ہونے کی تمنّا کرتے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ فوت ہونے لگے تو انہوں نے اس بات کے لیے بڑی تڑپ ظاہر کی کہ آپ کو رسولِ کریم ﷺ کے قدموں میں جگہ مل جائے۔ حضرت عمرؓ وہ انسان تھے جن کے متعلق عیسائی مؤرخ بھی لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایسی حکومت کی جو دنیا میں اَور کسی نے نہیں کی۔ عیسائی مؤرخ رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتے ہیں لیکن حضرت عمر کی تعریف کرتے ہیں۔ ایسا شخص ہر وقت کی صحبت میں رہنے والا مرتے وقت بھی حسرت رکھتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کے قدموں میں اسے جگہ مل جائے۔

حضرت عمر کی عمر وفات کے وقت، صحیح مسلم اور ترمذی کی روایت کے مطابق تریسٹھ سال بیان کی گئی ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تریسٹھ برس تھی حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے وقت عمر تریسٹھ برس تھی اور حضرت عمر کی بھی وفات کے وقت عمر تریسٹھ برس تھی۔

حضرت عمرؓ کے جسدِ اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپؓ نے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر مجھے اس لحاظ سے پیارا ہو کہ مَیں اس کے اعمال جیسے عمل کروں۔ اللہ کی قسم! مجھے اس چادر میں لپٹے ہوئے انسان سے زیادہ روئے زمین پر کوئی شخص پسند نہیں۔ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے بہت دفعہ سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے کہ مَیں اور ابو بکر اور عمر داخل ہوئے، مَیں اور ابو بکر اور عمر نکلے۔ یعنی یوں آپؐ مختلف فقرات فرماتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر فرمایا کہ آپؓ اسلام کے لیے حصنِ حصین تھے۔ اگر آپ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور باقی تمام انسانوں کا علم دوسرے پلڑے میں تو حضرت عمرؓ کا پلڑا بھاری ہو گا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے دَور میں اسلام کی مثال اس شخص کی طرح تھی جو مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن تھا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا حضرت عمر حق کے لیے سخی اور باطل کے لیے بخیل تھے۔ آپ کی وفات پر سعید بن زید نے روتے ہوئے فرمایا کہ عمر کی وفات سے اسلام میں ایسا رخنہ پیدا ہو گیا ہے جو قیامت تک پُر نہیں ہو گا۔

حضرت عمرؓ نے مختلف وقتوں میں دس شادیاں کیں جن سے نَو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

مشہور مستشرق ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی پرہیز گاری اور عاجزی حضرت ابو بکرؓ سے کم نہ تھی۔ آپ کے کھانے میں جَو کی روٹی اور کھجوریں ہی ہوتیں، پانی آپ کا مشروب تھا۔

مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی کتاب The Hundred میں حضرت عمرؓ کا ذکر باون نمبر پر کیا ہے۔ یہ لکھتا ہے کہ حضرت عمر غالباً مسلمانوں کے سب سے عظیم خلیفہ تھے۔ عمر 634ء میں خلیفہ بنے اور 644ء تک اقتدارِ خلافت میں رہے۔ حضرت عمر کا دس سالہ دَورِ خلافت ہی تھا جس میں عربوں نے سب سے اہم فتوحات حاصل کیں۔ جس قدر حضرت عمرؓ کی فتوحات کی وسعت کی اہمیت ہے اسی قدر ان فتوحات کی پائیداری بھی اہم ہے۔ عمر کی کامیابیاں بلاشبہ متاثر کُن ہیں۔ محمد ﷺ کے بعد آپ اسلام کے پھیلاؤ میں کلیدی شخصیت تھے۔ عمر کے دَور میں عربوں کی فتوحات شارلیمن اور جولیس سیزر کے مقابلے میں بلحاظ حجم اور وقت کے بہت زیادہ اہم ہیں۔

پروفیسر فلپ کے اے ٹی لکھتے ہیں کہ سادہ، کفایت شعار اور آپؐ کے متحرک اور باصلاحیت جانشین عمر بلند قامت اور مضبوط جسم والے تھے۔ آپ نے ایک بادیہ نشین کی طرح سادگی سے زندگی گزاری۔ آپ کا بلند وبالا کردار تمام باضمیر جانشینوں کے لیے پیروی کا نمونہ بن گیا۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مجھ سے ان کے مختلف رشتے تھے یہ میری دادی کی بہن بھی تھیں، رشتے میں خالہ اور پھوپھی بھی بنتی تھیں۔ ان سب رشتوں کے باجود کہتیں کہ مَیں بس خلیفہ وقت کی تابع دار ہوں۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ مرحومہ غریبوں، ماتحتوں، ملازموں اور رشتے داروں کا بے حد خیال رکھنے والی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پابند، خلافت کی مطیع اور عاشق، بہت مخیرّ خاتون تھیں۔ عبادات اور مالی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی تھیں۔

2۔ مکرمہ کلارا آپا صاحبہ اہلیہ رولان سائن بائیف صاحب سابق امیر جماعت قزاقستان۔

3۔ مکرم ونگ کمانڈر عبد الرشید صاحب، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے انہیں لیبیا کا پہلا امیر جماعت مقرر فرمایا تھا

4۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کریم احمد نعیم صاحب آف امریکہ اور 5۔ مکرم حفیظ احمد گھمن صاحب

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔